69432 ـ لندن دھماكوں كے بعد پردہ كرنے واليوں كو اذيت كى بنا پر پردہ اتارنا كيسا ہے ؟

سوال

پچھلے برس سات جولائى كے دھماكوں كے بعد بہت سارى مسلمان عورتوں كو برطانيں ميں اذيت كا سامنا پڑ رہا ہے، اور بعض اوقات تو شدت پسندوں كى جانب سے قتل كى حد تك بھى بات پہنچ جاتى ہے، تو كيا وہاں مقيم مسلمان عورت كے ليے ان حالات ميں اذيت سے بچنے اور محفوظ رہنے كے ليے پردہ اتارنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اس طرح كے حالات اور مصائب پيش آنے والے حالات كے متعلق عام فتوى جارى كرنے سے قبل يہ تحقيق ضرور كرنا ضرورى ہے كہ واقعى ايسى مكمل صورت اور حالات بن چكے ہيں، اور معاملہ ضرورت كى اس حد تك پہنچ چكا ہے جو ايسے حرام كام كے ارتكاب كو مباح كر دے جس كى حرمت پر سب كا اجماع ہے، يا معاملہ اس حد تك نہيں پہنچا ؟

ظاہر تو يہى ہوتا ہے كہ معاملہ اس حد تك نہيں پہنچا، بلكہ يہ بعض بے وقوف اور شدت پسندوں كے تصرفات ميں سے ہے، اور اس ملك يہ عام معاملہ نہيں، بلكہ جيسا كہ بعض نے تعبير كيا ہے كہ يہ تو صرف كچھ تنگياں اور اذيت دينا ہے، جس سے اس طرح كے بڑے حكم پر عمل پيرا ہونے سے تنازل اختيار كرنے كى بجائے كسى اور طريقہ سے بھى بچنا ممكن ہے.

اس ليے مسلمانوں كو چاہيے كہ وہ اپنے شخصى حقوق كا مطالبہ كريں كہ وہ اس ملك كے ايك شہرى ہيں اور ا نكى حفاظت حكومت كى ذمہ دارى ہے، اور انہيں كسى دوسرے شخص كے جرم ميں سزا نہيں دينى چاہيے، نہ تو ان مسلمانوں كو اپنے دينى شعار سے پيچھے ہٹنا چاہيے، اور نہ ہى وہ اپنى تميز اور پہچان اورعزت سے پيچھے ہٹيں.

اور يہ جاننا ضرورى ہے كہ پردہ اور حجاب ايك ايسى چيز ہے جو اللہ سبحانہ و تعالى نے مسلمان عورتوں پر فرض كيا ہے، جس كى فرضيت قرآن كريم اور سنت نبويہ ميں صحيح احاديث، اور باوجود مختلف مذاہب اور مدارس كے اجماع امت سے ثابت ہے، اور اس سے كوئى بھى مذہب اور مسلك عليحدہ نہيں، اور نہ ہى كسى فقيہ نے اس كى مخالت كى ہے، امت كے پچھلے سارے ادوار اور ايام ميں اسى پر عمل رہا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اور مسلمان كا يہ حق ہے كہ وہ اپنے دينى فرائض پر عمل پيرا ہو، اور اپنے پروردگار اور اللہ مالك الملك كى رضا و خوشنودى كے ليے اس كے احكام پر عمل كرے، اور كسى بھى مادى يا معنوى دباؤ كے تحت آكر اسے اس حكم سے سرمو انحراف كرنے پر كوئى بھى اسے مجبور نہيں كر سكتا.

اور آپ كو اس قوم پر تجب كرنا اور حيران ہونا چاہيے جو حقوق انسانى كى آزادى اور حفاظت كا دعوى كرتے اور نعرے لگاتى ہے، وہ دوسروں كو حقوق كو ايسے اعمال كى بنا پر سلب كرتے ہيں جن اعمال سے ساتھ ان كا كوئى تعلق تك نہيں ہوتا.

رہا مسئلہ كہ اذيت و تكليف پہنچنے كے باعث مسلمان عورت كا پردہ اور حجاب نہ كرنا اور اسے اتار دينا، اس كے متعلق ہم اجمالا درج ذيل نقاط ميں كلام كرينگے:

- كسى بھى مسلمان عورت كے ليے ايسے ملك ميں رہائش اختيار كرنى جائز نہيں جہاں اسے اپنے دينى شعار كو ظاہر كرنا ممكن نہ ہو، اس بنا پر ان ممالك ميں رہنے والى ہر مسلمان عورت جو اپنے دينى شعار اور علامت و احكام كو ظاہر كرنے پر قادر نہيں اسے كسى ايسے ملك كى طرف ہجرت كر لينى چاہيے جہاں اسےاپنے دينى شعار كو مكمل آزادى كے ساتھ ظاہر كرنے كا موقع ملے.

- ليكن اگر وہ ہجرت نہيں كر سكتى، تو اس طرح كے تكليف دہ حالات ميں مسلمان عورت پر واجب ہوتا ہے كہ وہ اپنے گھر ميں ہى ٹكى رہے، باہر نہ نكلے، خاص كر جب اس كے پاس اس كا ولى اور ذمہ دار جو اس كى كفالت اور

خرچ کا ذمہ دار موجود ہو، اور ا سکا خیال رکھے، اور اس کی ضروریات مکمل کرتا ہو، اسے فتنہ و خرابی کے خوف سے جو اسے لاحق ہو سکتا ہے گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے، صرف شدید ضرورت کی بنا پر ہی نکلے.

ـ اگر کوئی کفالت کرنے والا ہو تو عورت کا ملازمت، یا تعلیم کے لیے گھر سے نکلنا ضرورت میں شامل نہیں ہوتا، اس کے لیے اپنی تعلیم کو آئندہ سمیسٹر تك ملتوی کرنا ممکن ہے، یا پھر وہ ملازمت سے رخصت لے لے، حتی کہ حالات سدھر جائیں اور درست ہو جائیں، کیونکہ اس طرح کی زیادتیاں ان ایام میں کسی بھی حادثہ پیش آنے پر ضرور ہونگی، پھر کچھ ایام کے بعد معاملات اور حالات اپنی اصل حالت پر واپس آجائینگے.

ـ لیکن جب عورت ضرورت کی بنا پر باہرنکلے اور اسے خطرہ ہو کہ اسے کوئی اذیت اور نقصان پہنچائیگا، تو اذیت کو دیکھا جائیگا کہ اگر وہ اذیت قابل برداشت ہو مثلا سب و شتم اور گالی، یا پھر صرف تیکھی نظروں سے بعض لوگوں کا دیکھنا،تو اس عورت کو پردہ اتارنے کی اجازت نہیں دی جائیگی، کیونکہ اس طرح کی اذیت قابل برداشت ہے.

اور یہ باطل اور غلط ہے کہ عورت کو کہا جائے: سڑك اور بازار میں کلمات اور آوازیں کسنے کی بنا پر ہی تم پردہ اتار دو، ایسا صحیح نہیں، بلکہ اس عورت کو صبر و تحمل سےکام لینا چاہیے، اور یہ تو اس کے ایمان کی آزمائش اور امتحان ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ا ن کے صرف اس دعوی پر کہ ہم ایمان لائے ہیں، ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے ؟

البتہ تحیقیق ہم نے تو ان سے پہلے لوگوں کو بھی خوب جانچا، یقینا اللہ تعالی انہیں بھی جان لےگا جو سچ کہتے ہیں، اور انہیں بھی معلوم کر لےگا جو جھوٹے ہیں العنکبوت (2 ـ 3).

چنانچہ اس عورت کو اللہ کی راہ میں پہنچنے والی اذیت و تکلیف اور مذاق پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور اس میں نیت یہ رکھے کہ اللہ تعالی اسے دین پر ثابت قدم رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بدلے میں جو اجروثواب تیار کر رکھا ہے وہ حاصل ہو گا.

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تمہارے بعد ایسا وقت اور دور آنے والا ہے جس میں دین پرعمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس شہیدوں جتنا ثواب ہو گا "

اسے امام طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح

الجامع میں صحیح قرار دیا ہے.

ـ اسی طرح اذیت کو اس طرح بھی ختم اور دور کیا جا سکتا ہے کہ وہ اکیلی باہر نہ جائے، بلکہ اپنے کسی مرد اور ولی کو ساتھ لیکر نکلے، یا پھر مجموعہ میں اکٹھی ہو کر جائیں، تا کہ بے وقوف قسم کے لوگ اس اکیلی کو نہ پا سکیں.

ـ لیکن اگر اسے ایسی اذیت کا سامنا ہو جو ناقابل برداشت ہے مثلا زدکوب کرنا، یا قتل، یا اس کی عزت و عصمت سے کھیلنے کا خدشہ ہو اور وہ باہر جانے پر مجبور ہو اس حالت میں پورے اور مکمل پردہ میں سے کچھ تخفیف کرنا جائز ہے، اور وہ اسکارف پہن کر سر اور گردن چھپا لے، تو اسے صرف اتنا پردہ اتارنا چاہیے جو اسے ضرر اور اذیت سے بچا سکے، کیونکہ ضرورت کے مطابق ہی ہونا چاہیے.

یا پھر جو لوگوں میں حجاب عام ہے اس کی بجائے کوئی اور چیز پہن لے جس سے پردہ ہو، اس سے ہو سکتا ہے مسلمان عورت کا مظہر ان لوگوں کی نظر میں ایسا بن جائے جو اسے اذیت سے محفوظ رکھے، اور غیر مسلم عورتوں کے موسم سرما کے لباس میں ایسے لباس بھی موجود ہیں جو غالبا یا اکثر ان اعضاء کو ڈھانپ لیتے ہیں جن کا شرعا پردہ کرنا مطلوب ہے.

ـ چنانچہ اگر ان سے زبردستی ان کا حجاب اور پردہ اتارا جائے تو اس میں اس کی آزمائش اور ابتاء ہے، ان شاء اللہ وہ اس میں ماجور ہو گی، لیکن اسے چاہیے کہ جیسے ہی یہ اکراہ اور زبردستی ختم ہو جائے تو فورا پردہ کرنا شروع کر دے.

اس لیے فتوی حالات کے مطابق ہونا چاہیے تا کہ غیر مسلم معاشروں میں اسلامی شناخت ختم ہو کر نہ رہ جائے.

واللہ اعلم .